روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 21 نومبر 2006ء 28 شوال 1427 ہجری 21 نبوت 1385 ھش جلد 56-91 نمبر 260

اللہ تعالیٰ کی صفت رب کی پُر معارف تفسیر

ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے رب سے مضبوط تعلق قائم کرے

اپنے رب کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے والے انعامات کے وارث ہوتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 نومبر 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 نومبر 2006ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے صفت رب کی پرمعارف تفسیر بیان فرمائی اور احباب جماعت کو اپنے رب سے مضبوط تعلق قائم کرنے اور اس کے حکموں پر عمل کرنے کی نصیحت فرمائی۔ ایم ٹی اے نے حسب سابق یہ خطبہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے فرمایا رب کے معنی مفسرین اور اہل لغت نے یہ بیان کئے ہیں کہ پیدا کرنے سے لے کر کسی چیز کے درجۂ کمال تک پہنچانے کے جتنے بھی ادوار ہیں ان سب کو یہ لفظ اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ یعنی کسی کو پیدا کر کے تدریجی طور پر کمال تک پہنچانے والی ہستی لسان العرب اور تاج العروس میں رب کے سات معنے لکھے ہیں۔ مالک۔ سید۔ مدبر۔ مربی۔ قیم۔ منعم اور متمم۔

رب کا لفظ حقیقی طور پر صرف اللہ پر اطلاق پاتا ہے کیونکہ رب وہ ذات ہے جس کا اپنے مملوک پر مکمل قبضہ ہو۔ جس طرح چاہے اسے اپنے تصرف میں لائے۔ بلا اشتراک غیر اس پر حق رکھتی ہو ایک معنے اس کے مدبر کے ہیں یعنی کسی کام کا صحیح نتیجہ پیدا کرنے والا وہ قیم ہے یعنی کسی چیز کی نگرانی اور درستی کرنے والا۔ جو کام بناتا۔ سہارا دیتا اور صحیح راستہ پر قائم رکھتا ہے۔

المنعم وہ ذات جو بھلائی اور خیر و خوشحالی سے نوازے۔ متمم۔ ہر حاجت کو پورا کرنے والا اور ہر نقص دور کرنے والا، حضور انور نے فرمایا کہ ان سب معنوں کو جمع کر لیا جائے تو رب سے مراد وہ ہستی ہے جو سب سے اعلیٰ۔ افضل اور معزز ہو۔ جس کی اطاعت لازم اور اس سے غلطی کا امکان نہ ہو۔ ہر کام کا نتیجہ اس کے علم میں ہو۔ جو اپنی مخلوق کے کام بنائے۔ سہارا دے اور راستہ دکھائے اور حاجتیں پوری کرے۔ جو کسی کا محتاج نہیں اور مالک کل ہے قرآن کریم میں یہ لفظ سینکڑوں بار استعمال ہوا ہے۔ فاتحہ سے لے کر الناس تک مختلف مقامات پر اللہ نے ربوبیت کا حوالہ دے کر احکامات دیئے ہیں یا دعائیں سکھائی ہیں۔

حضرت مصلح موعود نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ رب وہ ذات ہے جو تمام جہان کا خالق۔ نقائص سے پاک۔ تمام خوبیاں اس میں جمع ہوں اور جو ہر چیز کی کنہ اور حقیقت سے واقف ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے رب سے مضبوط تعلق قائم کرنے کے ساتھ ساتھ سستیوں کو دور کرے اور اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جہاں تک تکالیف کا تعلق ہے قرآن کریم میں ان کا ذکر ہے مثلاً سورۃ الکھف میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے اپنے رب کی خاطر تکلیفیں برداشت کیں۔ ظلم سہے لیکن ہمیشہ اس کے آگے جھکے رہے اور اس کے انعامات کے وارث بنے۔

حضور انور نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ ہم جو مسیح موعود کے ماننے والے ہیں ہمارا اپنے رب سے تعلق مضبوط ہونا چاہئے۔ جو تکالیف اصحاب الکھف پر آئیں ان کا کچھ حصہ بھی ہم پر نہیں آیا۔ ہماری مشکلات کا ان سے مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ہمیں اپنے رب کی پہچان کرتے ہوئے اس کی طرف ہمیشہ جھکے رہنا چاہئے۔ ہمیں خیال رکھنا چاہئے کہ ہم اس نبی کے ماننے والے ہیں جس پر دین مکمل ہو چکا۔ ہمیں اپنے رب کا فہم و ادراک دوسروں سے بہت زیادہ ہے جو لوگ خدا کو بھول چکے ہیں۔ اس سے دور جا رہے ہیں۔ خدا کے منکر ہیں۔ ہمارا کام ہے کہ ان کو بتائیں کہ خدا کو پہچانو۔ جو رب العالمین ہے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اپنے انبیاء کی تعلیمات پر غور کرو اور خاتم الانبیاء پر ایمان لاؤ۔ اس کے بغیر تمہاری زندگی میں سکون نہیں آ سکتا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جو مستجمع جمیع صفات کاملہ اور تمام نقائص سے منزہ ہے اور اس کی کُل مخلوق اس کے فیض ربوبیت سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ ہر آن ہر احمدی کو رب العالمین کے عرفان میں بڑھاتا چلا جائے اور دوسروں کو بھی اس خدا کی پہچان کرنے والا بنائے تاکہ تمام دنیا ایک خدا کی عبادت کرنے والی اور اس کی شکر گزار ہو جائے۔ جو ہم سب کا رب اور رب العالمین ہے۔

لغزش نہ آئی

حضرت عمارؓ کو قریش دوپہر کے وقت انگاروں پر لٹاتے اور پانی میں غوطے دیتے۔ ایک مرتبہ انہیں انگاروں پر لٹایا جا رہا تھا کہ آنحضرت ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا آپؐ نے حضرت عمار کے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا کی کہ اے آگ عمار کیلئے ابراہیم کی طرح سلامتی اور ٹھنڈک کا موجب ہو جا۔ حضرت عمارؓ کی پیٹھ پر جلنے کے نشان موت تک باقی رہے مگر ان کے ایمان میں کوئی لغزش نہ آئی۔

(طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 246 دار بیروت 1957ء)

جلد جلد وصیتیں کرو

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

”پس اے دوستو! جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے اپنی جگہ وصیت کی ہے اس نے نظام نو کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اس نظام نو کی جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے......مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔ بس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف......احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے“۔ (نظام نو۔ انوار العلوم جلد 16 ص 601)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

داخلہ کمپیوٹر کورسز خدام الاحمدیہ پاکستان

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروا دیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

1۔ Hardware Training Course
دورانیہ 2 ماہ فیس کورس -/2000 روپے

2۔ E- Commerce
HTML, php, My Sql
دورانیہ 2 ماہ۔ فیس کورس -/3000 روپے

3۔ Composing (English, Urdu)
Inpage, MSWord
دورانیہ 2 ماہ فیس کورس -/1000 روپے

4۔ Office Automation
Account Keeping, Spread Sheets, Presentations Microsoft Excel, Power Point, Outlook
دورانیہ 2 ماہ۔ فیس کورس -/1500 روپے

شیڈول

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 نومبر 06ء
اجراء کلاسز یکم دسمبر 2006ء

(انچارج کمپیوٹر سیکشن)

خطبہ جمعہ

دعا کی فلاسفی اور مختلف قرآنی دعاؤں کا تذکرہ

ضروری ہے کہ ہماری توجہ ہمیشہ دعا کی طرف رہے۔ اب بھی اللہ تعالیٰ جماعت کے لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے۔ صرف ایک سچی کشش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے کی ضرورت ہے

دعاؤں کی قبولیت کے جو لوازمات ہیں ان کو پورا کرنے والے بنیں گے تو، اللہ کے وعدے کے مطابق دعائیں قبول بھی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو دعا کی قبولیت کے فلسفہ کو سمجھتے ہوئے اپنی دعاؤں کے معیار کو بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے

(مکرم ہارون جالو صاحب مربی سیرالیون، مکرم عبدالسلام صاحب درویش قادیان، مکرم چوہدری محمد علی صاحب بھٹی، مکرم داؤد زمان صاحب آف کینیڈا، ان کی اہلیہ اور بیٹی کی نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مؤرخہ 22 ستمبر 2006ء (22 تبوک 1385 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے جس کا اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ اس سے ہر ضرورت کے وقت مانگے اور اس کے لئے دعا کرے، حتی کہ جوتی کا تسمہ بھی مانگنا ہے تو خدا سے مانگے تا کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین رہے، یہ احساس رہے کہ ہر بڑی سے بڑی چیز بھی اور ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی اگر کوئی دینے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کے فضل کے بغیر ہمیں کچھ نہیں مل سکتا۔ برائیوں سے بچنا ہے تو اس سے دعا مانگو کہ اے اللہ! مجھے برائیوں سے بچا۔ نیکیاں بجا لانی ہیں تو اس کے آگے جھکتے ہوئے، اس سے توفیق مانگتے ہوئے نیکیاں بجا لانے کی توفیق حاصل کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ ہم نیکیاں بجا لا سکتے ہیں، نہ برائیوں سے بچ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہ ہم جہنم کی آگ سے بچ سکتے ہیں، نہ اس کے فضل کے بغیر ہم دنیا و آخرت کی جنت کے نظارے دیکھ سکتے ہیں۔ پس جب سب کچھ اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے ملنا ہے تو کس قدر ضروری ہے کہ ہم ہر معاملے میں خدا کو یاد رکھتے ہوئے اس سے مانگیں اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے (۔) (سورۃ الفرقان آیت :78) کہ تُو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا ربّ تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''چونکہ خدا کے قانون میں یہی انتظام مقرر ہے کہ رحمت خاصہ انہیں کے شامل حال ہوتی ہے''۔ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت انہیں کے شامل حال ہوتی ہے، انہیں کو ملتی ہے ''کہ جو رحمت کے طریق کو یعنی دعا اور توحید کو اختیار کرتے ہیں۔ اس باعث سے جو لوگ اس طریق کو چھوڑ دیتے ہیں وہ طرح طرح کی آفات میں گرفتار ہو جاتے ہیں .... خدا کو تو کسی کی زندگی اور وجود کی حاجت نہیں وہ تو بے نیاز مطلق ہے''۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 563-564 بقیہ حاشیہ نمبر 11)

پھر اس بارے میں فرمایا کہ ''ان کو کہہ دے کہ اگر تم نیک چلن انسان نہ بن جاؤ۔ اور اس کی یاد میں مشغول نہ رہو تو میرا خدا تمہاری زندگی کی پرواہ کیا رکھتا ہے''۔

(تفسیر حضرت اقدس مسیح موعود جلد نمبر 3 صفحہ 545)

آپ فرماتے ہیں کہ ''مومن شخص کا کام ہے کہ پہلے اپنی زندگی کا مقصد اصلی معلوم کرے اور پھر اس کے مطابق کام کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (الفرقان آیت :78) خدا کو تمہاری پرواہ ہی کیا ہے اگر تم اس کی عبادت نہ کرو اور اس سے دعائیں نہ مانگو''۔ فرمایا کہ ''یہ آیت بھی اصل میں پہلی آیت (۔) (الذاریات: 57) کی شرح ہے''۔

(الحکم جلد 7 نمبر 14۔ 31 مارچ 1903ء صفحہ 6۔ ملفوظات جلد سوم صفحہ 185 جدید ایڈیشن)

یعنی (۔) کی جو آیت ہے اس میں اس کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ یعنی اس میں اس حکم کی مزید وضاحت آ گئی کہ انسان کی پیدائش کا مقصد عبادت کرنا ہے۔

فرمایا ''خدا تعالیٰ دین سے غافلوں کو ہلاکت میں ڈالنے سے پرواہ نہیں کرتا۔ پس ثابت ہوا کہ جو دین سے غافل نہ ہوں ان کی ہلاکت اور موت میں خدا تعالیٰ جلدی نہیں کرتا''۔

(الحکم جلد 9 نمبر 5 مؤرخہ 10 فروری 1905ء صفحہ 5۔ ملفوظات جلد چہارم صفحہ 461 جدید ایڈیشن)

فرمایا'' دعا میں لگے رہو...... ایک انسان جو دعا نہیں کرتا اس میں اور چارپائے میں کچھ فرق نہیں'' اس میں اور جانور میں کچھ فرق نہیں۔

(الحکم جلد 11 نمبر 32 مؤرخہ 10 ستمبر 1907ء صفحہ 6۔ ملفوظات جلد پنجم صفحہ 272 جدید ایڈیشن)

پس ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ایک انتہائی ضروری حکم ہے اور ہماری زندگیوں کے لئے انتہائی اہم امر ہے، ضروری ہے کہ ہماری توجہ ہمیشہ دعا کی طرف رہے اور پھر اس سے بڑی خوشی کی بات اور ہماری بچت کی ضمانت اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود یہ بھی فرما دیا کہ گو کہ تمہاری دنیا اور آخرت کے سنوارنے کے لئے دعا ضروری ہے۔ مجھے اس سے کوئی فائدہ نہیں لیکن مجھے تمہارے اس امر سے بہت خوشی پہنچتی ہے، جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ میرا ایک بندہ شیطان کے جال میں پھنسنے سے بچ رہا ہے۔ تو مَیں تمہاری ان دعاؤں کو جو خالص میری رضا حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہیں اور مجھ پر توکل کرتے ہوئے کی جاتی ہیں ضرور سنتا ہوں اور جو متکبر ہیں ان کا ٹھکانہ تو جہنم ہے۔

فرماتا ہے کہ (۔) (المومن : 61) اور تمہارے رب نے کہا مجھے پکارو، مَیں تمہیں جواب

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''استجابت دعا کا مسئلہ درحقیقت دعا کے مسئلہ کی ایک فرع ہے''۔ ایک شاخ ہے۔ ''اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ اور شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا اس کو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں واقع ہوتی ہیں اور دھوکے لگتے ہیں.......... اور دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے ربّ میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خداتعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خداتعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خداتعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اُس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب میں جو اُس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خداتعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلّشانہٗ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبیعہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بددعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات اربابِ کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے''۔ یعنی ایسی قوت پیدا ہو جاتی ہے جس سے کام مکمل ہو جائے۔ ''یعنی باذنہٖ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور عُلوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اُس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے''۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 9-10)

اس میں آپ نے دعا کی قبولیت کا فلسفہ بیان فرمایا ہے کہ اگر دعا کی حقیقت کا پتہ ہے تو قبولیت دعا کا بھی پتہ ہونا چاہئے کہ دعا کا فلسفہ کیا ہے، **بندے اور خدا میں ایک دوسرے کو اپنے اندر جذب کرنے کی ایک قوت ہے اور یہ قوت کس طرح کام کرتی ہے؟ فرمایا کہ اس میں پہل اللہ تعالیٰ کرتا ہے کہ اپنی رحمانیت کے جلوے دکھاتا ہے۔ اگر غور کریں تو انسان کی پیدائش سے پہلے ہی یہ رحمانیت کے جلوے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر ہر قدم پر، ہر لمحے انسان کی زندگی میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمانیت کے جلوے دکھاتا چلا جاتا ہے۔ کس طرح بے شمار نعمتوں سے نوازتا ہے، یہ بھی رب العالمین کا بڑا وسیع مضمون ہے۔** بہرحال خلاصہ یہ کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور فضلوں اور رحمتوں کو یاد رکھے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمائے ہیں اور ایک سعید اور نیک فطرت بندہ، ایک مومن بندہ ان چیزوں کو یاد بھی رکھتا ہے اور اس کا خداتعالیٰ سے سچا تعلق، ہر وقت اس کے حکموں پر عمل کرنے کے لئے تیار رہنا، ہر وقت اس کے پیار کو سمیٹنے کے لئے اس کے حکموں پر نظر رکھنا، ہر وقت اس کی رضا کے حصول کی لگن دل میں رکھنا یہ ایک سچے مومن کی نشانی ہے تو خالصۃً للہ ہو کر اگر پوری سچائی کے ساتھ، صاف دل کے ساتھ ایک مومن اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے اور زیادہ نزدیک ہو جاتا ہے۔ اور جب خداتعالیٰ اپنے بندے کے اس قدر نزدیک ہو جائے کہ وہ اور بندہ ایک دوسرے میں جذب ہو جائیں۔ پھر جب بندہ دعا کرتا ہے تو ایسی حالت میں کی گئی دعا ایسے ایسے عجیب معجزے دکھاتی ہے جو ایک آدمی کے تصور میں بھی نہیں آسکتے۔ پس یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے۔ عام دنیا میں بھی مشاہدہ کر کے دیکھ لیں کہ جب تکلیف کے وقت خالص ہو کر کوئی اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا ہے تو اس وقت کیونکہ دنیا کی ہر چیز سے بے رغبتی ہوتی ہے، دنیا کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوتی، مشکل میں پھنسا ہوتا ہے، مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جھک رہا ہوتا ہے، صرف اور صرف اللہ کی ذات سامنے ہوتی ہے، تکلیفوں نے اس شخص کے اندر ایک کیفیت پیدا کی ہوتی ہے۔ اس لئے اکثر لوگ جو ایسی حالت میں دعائیں کر رہے ہوتے ہیں وہ قبولیت دعا کا مشاہدہ بھی کرتے ہیں۔

پس اگر انسان اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کو ہر وقت سامنے رکھتے ہوئے اس کے قریب تر ہونے کی کوشش کرتا رہے، ایک کام ہونے کے بعد، ایک تکلیف دور ہونے کے بعد اس کے قریب ہونے کی کوشش کو ترک نہ کر دے تو پھر مستقل اللہ تعالیٰ استجابت دعا کے نظارے دکھاتا ہے، قبولیت دعا کے نظارے دکھاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی عنایات کو ہر وقت اپنے اوپر برستا رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تر رہنے کی کوشش کی جائے۔ پھر ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ تمام تر دنیاوی اسباب کو اور دنیا کی جو بھی چیزیں ہیں ان کو اس بندے کی دعا مانگنے کی صورت میں اس کی ضروریات پوری کرنے کے کام میں لگا دیتا ہے۔ تمام زمینی اور آسمانی ذرائع اپنے بندے کی مدد کے لئے کھڑے کر دیتا ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ بندے کی دعا قبول کرتے ہوئے بادلوں سے بارش برساتا ہے تو کبھی دشمن کے حق میں اپنے بندے کی بددعا سنتے ہوئے قحط اور آفات کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ پس یہ حالت جو ایک مومن کے دل میں قبولیت دعا کے لئے پیدا ہونی چاہئے، یہی وہ حالت ہے جو ہر احمدی کو اپنے دل میں پیدا کرنی چاہئے۔ ایک خطبے میں مَیں نے بزرگوں کی قبولیت کے واقعات بیان کئے تھے۔ وہ لوگ اِس مقام پر پہنچے ہوئے تھے کہ جب ان کی ایسی حالت ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کرتا تھا۔ اب بھی اللہ تعالیٰ جماعت کے لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے، آج بھی وہی خدا ہے، اُس نے اپنے دروازے بند نہیں کر دیئے، صرف ایک سچی کشش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے کی ضرورت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کا یہ جلوہ بھی دیکھیں کہ وہ جو مادی ضرورتیں پوری کرتا ہے اس سے سب کافر و مومن فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ایک مومن کو وہ طریق بھی بتائے کہ تم کس طرح مختلف اوقات میں پکارو اور کس طرح تم میرے قریب آؤ اور مَیں مزید تمہارے قریب آؤں جہاں دونوں قریب ترین ہو جائیں۔ فرمایا: (۔) (بنی اسرائیل: 111) تُو کہہ دے کہ خواہ اللہ کو پکارو، خواہ رحمٰن کو جس نام سے بھی تم پکارو سب اچھے نام اسی کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے مختلف نام ہیں، مختلف صفات ہیں۔ تم اپنی ضرورت کے مطابق میرے ناموں کا حوالہ دے کر میری صفات کا حوالہ دے کر مجھے پکارو تو مَیں اپنے ناموں کا اتنا پاس رکھنے والا ہوں کہ جب میرے بندے کی وہ حالت بن جاتی ہے جو مَیں پہلے بیان کر آیا ہوں کہ کیا حالت ہونی چاہئے؟ تو اگر میری رحمانیت کی ضرورت ہے تو اس صورت میں بندے کے لئے رحمانیت جوش میں آئے گی، اگر رحیمیت کی ضرورت ہے تو بندے کے لئے رحیمیت جوش میں آئے گی۔ اگر وہاب نام سے پکارو گے اور اس کی ضرورت ہے تو اللہ تعالیٰ کی عطا کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔ غرض کہ اللہ کے جو بے شمار نام ہیں اور یہ تمام نام اللہ تعالیٰ نے ہماری دعاؤں کو سننے کے لئے ہی ہمیں سکھائے ہیں، یہ سب صفات اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اس لئے ظاہر فرمائیں کہ ان کا فہم و ادراک حاصل کرتے ہوئے، ان صفات کے حوالے سے اس کو پکارا جائے۔ پس مومن کو چاہئے کہ جب ہمارا خدا ہم پر اتنا مہربان ہے، ہمیں اس طرح راستے دکھاتا ہے کہ کسی طرح میرے بندے شیطان کے چنگل سے بچیں اور اس طرح آخرت کے عذاب سے بچ جائیں تو اس کے خالص عبد بنتے ہوئے اس کے حضور دعاؤں میں لگے رہنا چاہئے۔

آج مَیں نے چند قرآنی دعائیں چنی ہیں۔اب دیکھیں یہ بھی تو اللہ تعالیٰ کی رحمانیت ہے کہ ہمیں مختلف مواقع کی دعائیں سکھادیں۔ پہلے انبیاء کی دعائیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہمیں سکھادیں تاکہ ہم جہاں ان سے فیض اٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں وہاں اپنی دنیا وآخرت سنوارنے والے بھی بن جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ ہم پر احسان فرماتے ہوئے اپنے انعامات سے نوازتا ہے تو اس پر متکبر ہونے کی بجائے، فخر کرنے کی بجائے اللہ کے حضور جھکنا چاہئے۔کسی کو کوئی اعلیٰ ملازمت مل جائے تو اس کا دماغ عرش پہ پہنچ جاتا ہے۔کسی کو فائدہ مند کاروبار مل جائے تو اس کے پاؤں زمین پر نہیں ٹکتے۔کسی کو اچھے خاندان میں پیدا ہونے پر فخر کھائے جارہا ہے۔کسی کو اپنی دماغی صلاحیتوں پر بڑا فخر ہوتا ہے۔پھر وہ نہ بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے اور نہ خدا تعالیٰ کے۔لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ایک نیک بندے کی مثال دیتے ہوئے ایک دعا سکھاتا ہے کہ ان چیزوں پر فخر کرنے کی بجائے اللہ کے آگے جھکو گے تو اس کے فضلوں کے وارث بنو گے۔

یہ سورۃ یوسف کی آیت ہے۔فرمایا (۔) (یوسف: 102) اے میرے رب تُو نے مجھے امور سلطنت میں سے حصہ دیا اور باتوں کی اصلیت سمجھنے کا علم بخشا۔اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو دنیا وآخرت میں میرا دوست ہے، مجھے فرمانبردار ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زمرے میں شمار کر۔

یعنی یہ جو سب نعمتیں مجھے عطا کی ہیں تیرے اس سلوک کی آئینہ دار ہیں کہ میرے تیری طرف صدق اور سچائی سے بڑھنے کو تُو نے قبول کیا اور مجھے یہ مقام عطا فرمایا اور مَیں امید کرتا ہوں کہ جس طرح دنیا میں یہ دوستی کے نظارے دکھائے آخرت میں بھی تُو میرا دوست ہوگا۔اس لئے مَیں دعا کرتا ہوں کہ مجھے کامل فرمانبرداروں کی حالت میں وفات دینا تاکہ آخرت میں بھی میرا ان لوگوں کے ساتھ جوڑ ہو جو صالحین ہیں۔تیرا قرب پانے والے ہیں۔جن کے مقام ہر آن، ہر وقت، ہر لمحہ جنت میں بلند ہوتے رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے یہ دعا صرف ہمیں ایک واقعہ کی صورت میں بیان نہیں فرمائی بلکہ اس لئے بیان کی ہے کہ اس پر عمل کرنے کے لئے مومن کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے تاکہ نیک اعمال کرکے وہ بھی صالحین کے گروہ میں شمار ہو سکے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں نے اپنی رحمانیت کے نظارے دکھاتے ہوئے تمہارے لئے یہ جو زمین وآسمان پیدا کیا ہے اس پہ غور کرو۔ستارے ہیں، چاند ہے، سورج ہے، فضا میں مختلف قسم کی گیسز ہیں، مختلف قسم کی تہیں ہیں جو بعض اجرام فلکی کے نقصانات سے تمہیں محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔ ہر ایک چیز اپنے اپنے بتائے ہوئے وقت، رفتار اور دائرے میں گردش کر رہی ہے۔پھر رات اور دن، چاند اور سورج ہماری زمین کی پیدائش پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔یعنی زمین میں جو چیزیں پیدا ہوتی ہیں، مختلف موسم ہیں، بارش ہے، سردی ہے، گرمی ہے اور اس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے مختلف فصلیں اور پھل، درخت اور پودے مہیا کئے ہوئے ہیں۔باغ وغیرہ ہیں جن سے تم فائدہ اٹھاتے ہو۔تو جو لوگ ان چیزوں پر غور کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں، اس پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں وہ اس بات پر بھی قائم ہوتے ہیں کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔اللہ تعالیٰ نے دنیا کے بارہ میں جو بتایا وہ اگر حق ہے تو آخرت بھی حق ہے۔پس یہ سب دیکھ کر ایک مومن دعا کرتا ہے کہ ہماری غلطیوں کو، کوتاہیوں کو معاف فرما۔ان کی وجہ سے ہمیں کسی پکڑ میں نہ لے لینا اور ہمیں آخرت کے عذاب سے بچا۔ یہ دعا اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں سکھائی ہے۔فرماتا ہے (۔) (آل عمران: 192) وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں، کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمان وزمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں اور بے ساختہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ تو نے ہرگز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تُو پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

حضرت مسیح موعود (۔) کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ: ”یا الٰہی تو اس سے پاک ہے کہ کوئی تیرے وجود سے انکار کرکے نالائق صفتوں سے تجھے موصوف کرے“۔ایسی باتیں تیری طرف منسوب کرے جو مکمل اور کامل نہیں ہیں جو تیرے مقام سے بہت گری ہوئی چیزیں ہیں۔جن میں کمزوریاں، خامیاں اور سقم ہیں۔”سو تو ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔یعنی تجھ سے انکار کرنا عین دوزخ ہے“۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 120)

فرمایا ”**مومن وہ لوگ ہیں جو خدائے تعالیٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے یاد کرتے ہیں اور جو کچھ زمین وآسمان میں عجائب صنعتیں موجود ہیں ان میں فکر اور غور کرتے رہتے ہیں اور جب لطائف صنعت الٰہی ان پر کھلتے ہیں**“۔یعنی اس کائنات کے جو باریک سے باریک راز ہیں وہ اُن پر کھلتے ہیں جب وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء کے نظارے دیکھتے ہیں ”تو کہتے ہیں کہ خدایا تُو نے ان صنعتوں کو بے کار پیدا نہیں کیا۔یعنی وہ لوگ جو مومن خاص ہیں صنعت شناسی اور ہیئت دانی سے دنیا پرست لوگوں کی طرح صرف اتنی ہی غرض نہیں رکھتے“۔یعنی اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء ہیں ان کو دیکھ کر اور اللہ تعالیٰ نے جو مختلف چیزیں پیدا کی ہیں ان کی شکلیں دیکھ کر، آسمان اور زمین میں جو مختلف چیزیں چاند، سورج، ستارے ہیں، دنیا کی پیدائش ہے، اس کو دیکھ کر فرمایا کہ دنیا پرست لوگوں کی طرح صرف اتنی ہی غرض نہیں رکھتے ”کہ مثلاً اسی پر کفایت کریں کہ زمین کی شکل یہ ہے اور اس کا قطر اس قدر ہے اور اس کی کشش کی کیفیت یہ ہے اور آفتاب اور ماہتاب اور ستاروں سے اس کو اس قسم کے تعلقات ہیں بلکہ وہ صنعت کی کمالیت شناخت کرنے کے بعد اور اس کے خواص کھلنے کے پیچھے صانع کی طرف رجوع کر جاتے ہیں“۔ جب ان چیزوں کو دیکھ لیتے ہیں تو پھر وہ دیکھتے ہیں کہ اس کے پیچھے اس کو پیدا کرنے والا کون ہے۔”اور اپنے ایمان کو مضبوط کرتے ہیں“۔

(سرمہ چشم آریہ۔روحانی خزائن جلد نمبر 2 صفحہ 143-144)

جب اس پیدا کرنے والے کا پتہ لگ جاتا ہے، خدا تعالیٰ کی عظمت کا پتہ لگتا ہے، خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا پتہ لگتا ہے تو پھر ایمان میں اور مضبوطی پیدا ہوتی ہے، جب یہ پتہ لگ جاتا ہے کہ ان سب چیزوں کو پیدا کرنے والا ایک خدا ہے تو اس کی ہستی اور طاقتوں پر اور یقین بڑھتا ہے۔پھر اس بات کا بھی یقین بڑھتا ہے کہ ان سب کو پیدا کرنے والا وہ زندہ خدا ہے جس نے اپنی عبادت کرنے کے لئے بھی کہا ہے، دعائیں مانگنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور عمل کے حساب سے اچھے اور بُرے اعمال سے بھی آگاہ کیا ہے۔تو پھر وہ پکارتا ہے کہ اے اللہ! مجھے نیک عملوں کی بھی توفیق عطا فرما تاکہ مَیں آگ کے عذاب سے بچوں اور تیرے پیار کی نظر ہمیشہ مجھ پر پڑتی رہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی کہ (۔) (الشعراء: 84) اے میرے ربّ مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شمار کر۔پس یہ دعا بھی بڑی اہم ہے کہ اللہ تعالیٰ فراست بھی دے، حکمت بھی دے، جو کام سپرد ہوں ان کو احسن رنگ میں انجام دینے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ جو جماعتی ذمہ داریاں سپرد ہوئی ہیں، جہاں فیصلے کرنے کی ضرورت ہے صحیح فیصلے کرنے کی توفیق دے اور ترقیات سے بھی نوازے۔ایک بندہ جب یہ کہتا ہے کہ ترقیات سے بھی نواز تو اس لئے یہ ساری چیزیں مانگتا ہے تاکہ اے خدا مَیں تیری رضا کی خاطر کام کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا جاؤں۔پھر یہ بھی دعا ہے کہ مجھے اپنے احکامات کا فہم وادراک عطا فرما اور ان خصوصیات کے حاصل ہونے کی وجہ سے مَیں تیرے صالح بندوں میں شمار ہوں اور یہ نیکی کا معیار بھی بڑھتا چلا جائے۔

پھر فرمایا (۔) (الشعراء: 85) اور میرے لئے آخرین میں سچ کہنے والی زبان مقدر کر دے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بعد میں آنے والے لوگ بھی اس بات کی گواہی دیں کہ مَیں نے ہمیشہ حق و صداقت کا ساتھ دیا ہے، حکمت اور عقل سے فیصلے کئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا ہے،

اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہمیشہ پیش نظر رہا ہے اور اے اللہ! مَیں پچھلوں میں بھی ان نیک کاموں سے یاد کیا جاؤں۔

پھر سب سے اہم یہ دعا سکھائی کہ (۔) (الشعراء: 86) اور مجھے نعمتوں والی جنتوں کے وارثوں میں سے بنا۔ ایسی جنت کا وارث بنا جہاں مَیں تیری تمام نعمتوں کو حاصل کرتا چلا جاؤں، جنت میں میرے درجے بڑھتے چلے جائیں۔ یہ ذکر خیر اور لوگوں کی دعائیں اور اولاد کی نیکیاں اور دعائیں آخرت میں بھی ایک مرنے والے کے درجے بڑھاتی چلی جاتی ہیں۔ پس اس جہان کی یہ نیکیاں اور حکمت کی باتیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک لوگوں میں شمار، جنت میں بہتر مقام دلوانے والا بن جاتا ہے۔ پس جب انسان کو جنت میں اعلیٰ درجوں کی دعا کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے تو لازماً یہاں بھی وہ عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

دنیا میں نیک نام اولاد کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا بھی سکھا دی کہ اس دنیا کو جنت بنانے کے لئے اور آخری جنت کے وارث بننے کے لئے اپنے بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرو اور ان کے لئے سب سے بڑی دعا ان کا تقویٰ پر قائم رہنا ہے۔ چنانچہ فرمایا (۔) (سورۃ الفرقان آیت :75) اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں (بیویوں) اور اپنی اولاد سے، آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر۔ اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''نکاح سے ایک اور غرض بھی ہے جس کی طرف قرآن کریم میں یعنی سورۃ الفرقان میں اشارہ ہے اور وہ یہ ہے (۔) یعنی مومن وہ ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے خدا! ہمیں اپنی بیویوں کے بارے میں اور فرزندوں کے بارے میں دل کی ٹھنڈک عطا کر۔ اور ایسا کر کہ ہماری بیویاں اور ہمارے فرزند نیک بخت ہوں اور ہم ان کے پیش رو ہوں۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ الفرقان زیر آیت نمبر 75۔ آریہ دھرم۔
روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 23)

پھر فرمایا کہ ''انسان کو سوچنا چاہئے کہ اسے اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے؟ کیونکہ اس کو محض طبعی خواہش ہی تک محدود نہ کر دینا چاہئے کہ جیسے پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے لیکن جب ایک خاص اندازہ سے گزر جاوے تو ضرور اس کی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا جیسا کہ فرمایا ہے (۔) (الذاریات: 57) اب اگر انسان خود مومن اور عبد نہیں بنتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل منشاء کو پورا نہیں کرتا ہے اور پورا حق عبادت ادا نہیں کرتا بلکہ فسق و فجور میں زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے تو ایسے آدمی کی اولاد کے لئے خواہش کیا نتیجہ رکھے گی؟ صرف یہی کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ خود کونسی کمی ہے جو اولاد کی خواہش کرتا ہے۔ پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے، بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیّئات رکھنا جائز ہوگا۔

لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مَیں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہوگا۔ جب تک کہ وہ اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذّاب ہے''۔ جھوٹا ہے۔ ''صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بناوے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں۔ لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی ہی نامور اور مشہور ہو، اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 560-561 جدید ایڈیشن)

پھر فرمایا کہ ''غرض مطلب یہ ہے کہ اولاد کی خواہش صرف نیکی کے اصول پر ہونی چاہئے۔ اس لحاظ سے اور خیال سے نہ ہو کہ وہ ایک گناہ کا خلیفہ باقی رہے''۔

اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے کبھی اولاد کی خواہش نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے پندرہ یا سولہ برس کی عمر کے درمیان ہی اولاد دے دی تھی۔ یہ سلطان احمد اور فضل احمد قریباً اسی عمر میں پیدا ہو گئے تھے۔ اور نہ کبھی مجھے یہ خواہش ہوئی کہ وہ بڑے بڑے دنیا دار بنیں اور اعلیٰ عہدوں پر پہنچ کر مامور ہوں ....''۔

فرمایا: ''پھر ایک اور بات ہے کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی اُن کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں...........''۔

فرمایا: ''لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو۔ بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو۔ اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا''۔ یعنی قریبی تعلقات اور رشتوں کو نہیں سمجھتا۔ ''جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے (۔) (الفرقان آیت :75) یعنی خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے اور یہ تب ہی میسر آ سکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں۔ اور آگے کھول کر کہہ دیا (۔) اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو ان کا امام ہی ہوگا۔ اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے''۔

(الحکم جلد 5 نمبر 35 مورخہ 24؍ستمبر 1901ء صفحہ 10-12۔ ملفوظات جلد اول صفحہ 562-563 جدید ایڈیشن)

پس یہ ہیں وہ معیار جو حضرت مسیح موعود ہر احمدی میں اس کی اولاد کے بارے میں دیکھنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے آپ نے اس قرآنی حکم کے مطابق اولاد کو ڈھالنے کے لئے تربیت اور دعا پر بہت زور دیا تھا۔ اور جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے اس کے لئے ہر کوئی پہلے اپنی حالت بدلے ورنہ یہ دعا اپنے نفس کو دھوکہ ہے اور جھوٹ ہے۔ اپنے نفس کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بھی دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ متقی اولاد کے لئے پہلے خود صالح اعمال بجالانے ہوں گے۔ دعا کی قبولیت کے لئے اپنی وہ حالت بنانی ہوگی جس کا مَیں نے شروع میں ذکر کیا ہے۔ جب یہ حالت بن جائے گی تو پھر انشاء اللہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے، دعائیں قبول ہوں گی۔ پس ہر احمدی بچہ عمومی طور پر جماعت کی امانت ہے اور ہر وہ احمدی جس نے اپنے بچے وقف نو میں دیئے ہوئے ہیں کہ وہ دین کے خادم بنیں، وہ اس گروہ میں شامل ہوں جو دنیا کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا گروہ ہے، وہ ایسے بچوں کے باپ ہیں جنہوں نے ایک عمر کو پہنچنے کے بعد اسماعیل کی طرح اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کیا ہے۔ ایسی صورت میں اُن باپوں کو بھی تو وہ نمونہ دکھانا ہوگا جو حضرت ابراہیمؑ کا نمونہ ہے۔

پس دعاؤں کی قبولیت کے جو لوازمات ہیں ان کو پورا کرنے والے بنیں گے تو انشاءاللہ، اللہ کے وعدے کے مطابق دعائیں بھی قبول ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو دعا کی قبولیت کے فلسفے کو سمجھتے ہوئے اپنی دعاؤں کے معیار بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور بھی قرآنی دعائیں ہیں جو انشاءاللہ آئندہ بیان کروں گا۔

آج بھی نماز جمعہ کے بعد چند افراد کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ ایک تو ہمارے سیرالیون کے رہنے والے **سیرالیونی (۔) سلسلہ ہارون جالو صاحب** وفات پا گئے ہیں۔ جامعہ احمدیہ پاکستان سے پڑھے ہوئے تھے۔ یہ بیمار ہوئے تھے، شاید ان کو کینسر ہوا تھا۔ ان کی عمر چھوٹی ہی تھی، میرا خیال ہے ان کی عمر 51 سال تھی۔ ان کے تین بچے اور بیوہ ہیں۔ سیرالیون میں ان کی تدفین ہوئی ہے۔ ان کا جنازہ غائب ہوگا۔

دوسرے قادیان کے **عبدالسلام صاحب درویش** ہیں۔ یہ بھی 18 ستمبر کو وفات پا گئے۔ مینیجر پریس کے طور پر خدمت بجا لاتے رہے اور بڑے دلیر، بہادر، محنتی اور وفا سے کام کرنے والے انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

پھر ہمارے سندھ کے رہنے والے **چوہدری محمد علی بھٹی صاحب** ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے ان کو اپنی زمینوں پر بھجوایا تھا، لمبی خدمت کی۔ اسی طرح انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بھی لمبا عرصہ خدمت کی۔ اور ان کے ایک جوان لڑکے جامعہ کے طالب علم تھے، مبارک احمد بھٹی صاحب 1971ء کی جنگ میں شہید ہوگئے۔ آپ نے بڑے صبر سے صدمہ برداشت کیا۔ نیز ان کے ایک داماد گھانا میں ہمارے واقف زندگی ڈاکٹر ہیں۔ بڑے شریف اور مخلص انسان تھے۔ ناصر آباد، حیدرآباد سندھ میں ایک چھوٹی سی جگہ ہے۔ جب بھی وہاں آتے تھے، اکثر وہیں رہتے تھے، اس بڑی عمر میں بھی وہ (بیت) کی رونق تھے۔

پھر ایک جنازہ **داؤد زمان صاحب**، ان کی اہلیہ اور بیٹی کا ہے۔ یہ کیلگری میں رہنے والے ہیں۔ اس فیملی کا بھی گزشتہ دنوں ایک ایکسیڈنٹ ہوا جس میں دونوں میاں بیوی اور چھوٹی سی گیارہ ماہ کی بیٹی سب ایکسیڈنٹ میں فوت ہوگئے۔ داؤد زمان صاحب کے نانا نے بھی حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور لڑکی کے دادا نے بھی حضرت مصلح موعود کے زمانے میں ہی بیعت کی تھی۔ مخالفت میں بڑے ثابت قدم رہے۔ شازیہ اسلم جو فوت ہوئی ہیں یہ اشرف ناصر صاحب مرحوم جو مربی سلسلہ تھے ان کی بھتیجی تھیں۔ ان سب کے جنازے ابھی نماز جمعہ کے بعد ہوں گے۔

ماخوذ

کمپیوٹر گیمنگ انڈسٹری اور ای لرننگ

ای لرننگ گیم تعلیم اور معلومات حاصل کرنے میں کارآمد ہے

آن لائن اسٹڈی کا سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ آپ اس کی مدد سے ایک ہی جگہ بیٹھ کر عام مواد، یا کسی بھی مخصوص ادارے کے بارے میں ہر قسم کی معلومات حاصل کر سکتے ہیں، یہ معلومات کسی بھی شائع شدہ مواد کے مقابلے میں اَپ ٹو ڈیٹ ہوں گی۔ مختصراً یہ کہ ای لرننگ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ اس میں برقی آلات کی مدد سے مستند معلومات کمپیوٹر نیٹ ورک کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ آن لائن لرننگ پروگرام عام طور سے ان ای میلوں پر مشتمل ہوتا ہے، جو کسی ادارے کے تمام اسٹاف کو بھیجی جاتی ہیں۔ ان میں مختلف اعلانات شامل ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر کمپنی کی پالیسیوں میں تبدیلی، نئی معلومات کے لئے لنک وغیرہ۔ ای لرننگ سے استفادہ کرنے والے اسی سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہی نہیں، بلکہ آن لائن لرننگ پروگرام قابل تشخیص بھی ہے۔ کسی بھی ایسے ادارے میں جہاں کا اسٹاف مخصوص موضوعات پر ای لرننگ پروگراموں کی تیاری کرتا ہے، وہ اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ ہیومن ریسورس مینیجر کو انفرادی شخص کے بارے میں ان پروگراموں کی مدد سے کمزوریوں اور بہتری کے بارے میں معلومات حاصل ہوسکیں۔ ان دنوں بہت سے ادارے آن لائن اپلی کیشنز کو نئے اسٹاف کی صحت اور ان کی حفاظت کے لئے بھی استعمال کر رہے ہیں۔ غرض یہ کہ آن لائن ریسورس پروگرام کسی بھی ادارے کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کی مدد سے کسی بھی ادارے میں کام کرنے کا بہتر ماحول فراہم کیا جاسکتا ہے۔ اسی لئے ان اپلی کیشنز کو مستقل اپ ڈیٹ کیا جاتا رہتا ہے اور بوقت ضرورت ان میں تبدیلی بھی کی جاتی ہے۔ اس طریقہ کار کا آغاز اگرچہ 1990ء میں ہو گیا تھا، لیکن صحیح معنوں میں اس کا فروغ 2003 سے شروع ہوا، جب برطانیہ کی کمپنی زینوسز (Zenosis) نے باقاعدہ طور پر ای لرننگ کے ذریعے عالمی سائنسی مارکیٹ میں اپنی پروڈکٹ کو متعارف کروانا شروع کی۔ اس کمپنی کے دیگر صارفین نے اس سے استفادہ کرنا شروع کیا اور یوں یہ سلسلہ آگے بڑھنے لگا۔ یہاں پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ابتدائی طور پر یہ کام صرف ادویہ ساز اداروں نے شروع کیا تھا، لیکن اب اس کا دائرہ زندگی کے ہر شعبے تک پھیل گیا ہے۔ طب کے شعبے میں آن لائن ریسورسز کی مدد سے صارفین کو مختلف ادویات کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہیں، یہی نہیں، بلکہ اسی طریقے کو استعمال کرتے ہوئے مختلف امراض کے بارے میں تجاویز بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔ تاہم مستند معالج سے مشورہ کیے بغیر ان پر عمل کرنا خطرناک ہوسکتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ جو لوگ مذکورہ آن لائن معلومات فراہم کر رہے ہیں، وہ اس کے صحیح معنوں میں اہل ہوں۔

دنیا کی ایک بڑی کلینیکل آرگنائزیشن کے چیف ایگزیکٹو سائمن برگس کے مطابق ان افراد کو کم سے کم 60 گھنٹے سالانہ تربیت حاصل کرنی چاہئے، تاکہ وہ جدید ادویات اور ان کے اثرات سے باخبر رہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اتنا وقت نکالنا خاصا مشکل ہے، لیکن یہ ضروری بھی ہے۔ انڈیپنڈنٹ یو کے کنسلٹنسی ''دی ای لرننگ سینٹر'' کی جین نائٹ کا کہنا ہے کہ چند برسوں میں ای لرننگ کی مدد سے 15 سے 20 منٹ میں وہ کام ہونے لگا ہے، جس کے لئے پہلے کئی ماہ کورسز کئے جاتے تھے۔ ساتھ ہی جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے یہ کام کم سے کم جگہ میں ممکن ہے۔

پوڈ کاسٹ (Podcast) ایک سادہ سی ڈیجیٹل آڈیو ہے، جو کسی بھی پورٹیبل الیکٹرانک ڈیوائس پر سنی جاسکتی ہے۔ اس کی مدد سے کلاس روم لیکچر کو بڑے کلاس روم سے کسی چھوٹی جگہ پر منتقل کیا جا سکتا ہے، تاکہ طالب علم اس کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ سکے۔ پوڈ کاسٹ اور ویب لاگ دو ایسی ٹیکنالوجیز ہیں، جو تفریح، ڈاکومینٹیشن کے ساتھ ساتھ ای لرننگ میں بھی معاون ثابت ہو رہی ہیں۔ ان کی مدد سے کی جانے والی ریکارڈنگ دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ای میل اٹیچمنٹ کی صورت میں سیکنڈوں میں پہنچائی جاسکتی ہے۔ اسی طرح ان کو استعمال کنندہ اپنے آئی ڈی کی مدد سے کہیں بھی اس سے مستفید ہوسکتا ہے۔

ویب لاگ یا بلاگ ایک طرح کا آن لائن جرنل ہوتا ہے، جس کو کوئی بھی عام انٹرنیٹ استعمال کنندہ، یا گروپ ایڈٹ کر کے اپ ڈیٹ کرسکتا ہے۔ حالیہ برسوں میں بلاگ کو پبلک ڈومین کی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ بہت سے بلاگ تو روایتی میڈیا سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے معلومات کی ترسیل کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ ٹیکنالوجی ای لرننگ کے لئے ڈیزائن نہیں کی گئی ہے تھی، اسی لئے یہ ای لرننگ کے دیگر سافٹ ویئرز کی طرح انٹرایکٹو نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ ای لرننگ میں بہت فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ بڑے اداروں میں بلاگ بہت زیادہ کارآمد ثابت ہو رہے ہیں۔ ان کی مدد سے ادارے کی ویب سائٹ پر معلومات کی ڈپلیکیشن سے بچا جا سکتا ہے۔ ای لرننگ میں ایک اور انٹرنیٹ بیسڈ اپلیکیشن ''وکی'' (wiki) بہت اہمیت حاصل کرتی جارہی ہے۔ اس کی مدد سے ویب سائٹ کو وزٹ کرنے والا اسی سائٹ کو ایڈٹ کرسکتا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی خاص طور پر پبلک ویب سائٹوں جیسے wikipedia آن لائن انسائیکلو پیڈیا کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس کے لئے کسی دوسری ریفرنس کتاب کی ضرورت نہیں۔

بہت سے ادارے ''وکی'' کا انٹرنیٹ پر استعمال کر رہے ہیں۔ خاص طور پر پروجیکٹ مینیجمنٹ اور ڈیٹا بیس بنانے کے لئے ''وکی'' کا استعمال اتنا آسان ہے کہ اس کے استعمال کے لئے کوئی بھی نان ٹیکنیکل شخص ویب سائٹ بنانے میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ اس لئے اگر پروجیکٹ ٹیم کا کوئی بھی شخص ویب سائٹ، میں کوئی تبدیلی کرنا چاہے، تو وہ ''وکی'' کی مدد سے ای میل استعمال کرتے ہوئے ایسا کرسکتا ہے۔ مذکورہ ٹیکنالوجی اس بات کو بھی یقینی بناتی ہے کہ انٹرنیٹ کے صارفین تک پہنچنے والی معلومات مستند ہیں۔

جو ویب سائٹس عام صارفین کے لئے بنائی جاتی ہیں، ان میں اس بات کا بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ ان میں ای لرننگ کے ساتھ ساتھ تفریح کا عنصر بھی شامل ہو، ماہرین کا کہنا ہے کہ ای لرننگ کے لئے اگر کمپیوٹر گیمنگ کو بھی استعمال کیا جائے، تو اس کے بہت مثبت نتائج نکلیں گے۔ کم وبیش ای لرننگ ایسی ہے، جیسا کہ کمپیوٹر فلائٹ سیمولیٹر چلانا۔ اس میں بھی آپ ہوائی جہاز اڑانا سیکھتے ہیں۔ ایسا صرف ہوائی جہاز کے ساتھ نہیں ہے، بلکہ اگر غور کیا جائے، تو تقریباً ہر کمپیوٹر گیم میں کچھ نہ کچھ سیکھنے کا عمل شامل ہوتا ہے۔ آج کی ڈیجیٹل جنریشن میں کرکٹ، ہاکی، فٹ بال غرض تمام کھیلوں کی تیکنیک بہتر بنانے کے لئے ای لرننگ کی مدد لی جارہی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب پاکستان کی کرکٹ

ٹیم گراؤنڈ میں، میچ کھیل رہی ہوتی ہے، جو تمام تماشائیوں کی نظر میں میدان میں کھلاڑیوں پر مرکوز ہوتی ہے، جب کہ کوچ اپنے لیپ ٹاپ پر کھلاڑیوں کی کارکردگی کو جانچ رہا ہوتا ہے۔جین نائٹ کا کہنا ہے کہ ای لرننگ گیم تعلیم اور معلومات حاصل کرنے میں بہت کارآمد ہوسکتے ہیں۔ دنیا کے بہت سے ممالک میں تو اب ڈرائیونگ سکھانے، فلائنگ (یا ایسے کام سکھانے کے لئے، جو براہ راست سکھانا خطرناک ہوسکتا ہے) کے لئے ای لرننگ ہی کا استعمال کیا جارہا ہے۔اس کا ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ سیکھنے والا بوریت کا شکار نہیں ہوتا اور جب وہ عملی طور پر میدان میں آتا ہے،تو ذہنی طور پر تیار ہوتا ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ کمپیوٹر گیمنگ انڈسٹری اور ای لرننگ کو مربوط کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

(جنگ سنڈے میگزین 12 فروری 2006ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ مکرم محمود احمد صاحب بھٹی ڈرائیور دفتر جلسہ سالانہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21/ اکتوبر 2006ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے بیٹی کا نام ناعمہ محمود سندس عطا فرمایا ہے نومولودہ وقف نو کی بابرکت اور مقدس تحریک میں شامل ہے نومولودہ مکرم غلام رسول بھٹی صاحب مرحوم آف دارالیمن شرقی ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری منیر احمد صاحب آف تخت ہزارہ کی نواسی ہے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین، والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ نیز صحت و سلامتی والی فعال لمبی عمر عطا فرمائے۔آمین

نکاح

❁ مکرم بشارت احمد نسیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمندری ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم ایاز احمد صاحب ایم ایس آئی ٹی کے نکاح کا اعلان مکرم مصباح الدین محمود صاحب مربی سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ سمندری نے مورخہ 20/ اکتوبر 2006ء کو مکرم محی الدین مبشر صاحب کی رہائش گاہ واقع کہکشاں کالونی سمندری پر ہمراہ مکرمہ عائشہ خالدہ صاحبہ ایم اے انگلش بنت مکرم محی الدین صاحب مبشر مبلغ -/50000 روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ 25/ اکتوبر کو تقریب رخصتی اور اس سے اگلے روز دعوت ولیمہ عمل میں آئی۔ مکرم ایاز احمد صاحب مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب شہید شب قدر کے بھتیجے ہیں۔ قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین اور جماعت کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔آمین

تقریب نکاح و رخصتی

❁ مکرم عبدالباسط مومن صاحب زعیم انصاراللہ و سیکرٹری دعوت الی اللہ محلّہ دارالیمن غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار نے مورخہ 9 نومبر 2006ء کو باب الابواب ربوہ میں محترمہ کوثر پروین صاحبہ بنت مکرم فیض احمد چیمہ صاحب ساکن نارتھ کراچی کے نکاح کا اعلان محترم عبدالسد ھیر صاحب ابن مکرم شبیر احمد صاحب ساکن ربوہ کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر کیا اور محترم رانا عبدالغفور خان صاحب سیکرٹری امور خارجہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ بوقت رخصتانہ خاکسار نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت و ثمرآور ہو اور اللہ تعالیٰ جوڑے کو دین و دنیا کے فضلوں اور نعمتوں سے نوازے۔آمین

اعلان داخلہ

(1) ڈینٹل ٹیکنیشن کورس (2) ڈینٹل نرسنگ کورس (صرف خواتین کے لئے) درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 2 دسمبر 2006ء ہے مزید معلومات کے لئے مورخہ 12 نومبر 2006ء کی روزنامہ ڈان ملاحظہ کریں۔

❁ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ڈیپارٹمنٹ آف اپلائیڈ سائیکالوجی نے ایڈوانس ڈپلومہ ان کلینیکل سائیکالوجی میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 نومبر 2006ء ہے جبکہ انٹری ٹیسٹ 9 دسمبر 2006ء ہے مزید معلومات کے لئے ویب سائٹ www.bzu.edu.pk ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

فرانسیسی ادیب۔ والٹیر

''میں آپ سے مکمل اختلاف رائے رکھتا ہوں مگر میں مرتے دم تک آپ کے اظہار رائے کے حق کے لئے لڑتا رہوں گا''۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو والٹیر نے اپنے ایک دوست کے نام ایک خط میں تحریر کئے تھے اور ان الفاظ میں آزادیٔ خیال کے لئے اپنی زندگی بھر کی جدوجہد کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ تنگ نظری اور ہٹ دھرمی کے دور میں والٹیر عصر جدید کا پیش رو تھا اور اس نے اس دور کو ادراک و استدلال کے دور میں تبدیل کیا۔

والٹیر 21 نومبر 1694ء کو پیرس میں پیدا ہوا۔اس کا اصل نام Francois Marie Arouet تھا۔کالج کی تعلیم کے زمانے ہی میں طنزیہ اور ظریفانہ شاعری شروع کردی اور وہ جلد ہی پورے شہر میں مشہور ہوگیا۔مگر اس کی یہ آزاد خیالی اسے بہت مہنگی پڑی اور 1716ء سے 1726ء کے عرصہ میں اسے تین مرتبہ پیرس بدر کیا گیا اور دو مرتبہ بیسٹائل جیل میں قید بھگتنی پڑی۔ مگر ان میں سے کوئی بھی سزا اس کے خیالات کی اشاعت پر پابندی نہیں لگاسکی۔

اس کی کتابیں اس طرح پڑھی جاتی تھیں جیسے یہ کسی خفیہ جماعت کے پمفلٹ ہوں۔ اس کے ڈراموں پر بالعموم تیسری رات ہی پابندی لگادی جاتی تھی۔ نتیجتاً لوگ اس کے ڈراموں پر ابتدائی راتوں ہی میں جوق در جوق جایا کرتے تھے اور اس کے چبھتے ہوئے فقرے سینہ بہ سینہ پھیلا کرتے تھے۔اس کے ناول اور ڈرامے یونان، پیرو یا چین کے پس منظر میں لکھے جاتے تھے۔ لیکن ہر شخص اس کے بین السطور مطالب کو سمجھ کر ان سے خوب لطف اندوز ہوتا تھا جلد ہی والٹیر کی شہرت بیرون ملک تک پھیل گئی۔

1718ء میں اس نے اپنا المیہ ایڈیپ (Edipe) کے نام سے لکھا جو بے حد کامیاب ہوگیا۔ اس موقع پر اس نے والٹیر کا قلمی نام اختیار کیا۔ 1723ء میں اس نے شاہ ہنری چہارم کے متعلق ایک نظم لکھی۔جس میں مذہبی آزاد خیالی کی حمایت اس زور شور سے کی گئی تھی کہ حکام نے اس کو فرانس میں شائع کرنے کی اجازت نہ دی 1726ء میں والٹیر کو جلاوطن کرکے انگلستان بھیج دیا گیا۔ انگلستان میں قیام کے دوران اس نے اپنی وہی نظم شائع کی اور اسے ملکہ انگلستان کے نام معنوی کیا۔

انگلستان میں قیام کے دوران وہ اہل انگلستان کی آزاد خیالی سے بہت متاثر ہوا۔وہ انگریز تاجروں اور کاروباری لوگوں کی ساکھ اور دولت مندی سے بھی بہت متاثر ہوا۔ پارلیمان کی قوت اور آزادی اور اس سے بڑھ کر برطانوی انصاف و عدالت کی کارکردگی پر وہ عش عش کرنے لگا۔

1729ء میں جب وہ پینتیس برس کا تھا۔ اسے فرانس لوٹ آنے کی اجازت ملی۔ یہاں اس نے تصنیف و تالیف کا کام دوبارہ شروع کیا۔ اس نے انگلستان کے آزاد اداروں کے متعلق فرانسیسیوں کو عجیب عجیب باتیں بتائیں جو ان کو پہلے سے معلوم نہ تھیں۔اس کے بعد 1734ء سے 1749ء تک کا عرصہ اس نے اپنی ایک دوست مارکوئیس شاتلے کے محل میں بسر کیا۔ اس دوران اس نے بے شمار مقالے، افسانے، ڈرامے، نظمیں، ناول اور طنزیہ مضامین تحریر کئے اس خاتون کی وفات پر وہ دوبارہ پیرس منتقل ہوگیا۔ 1750ء میں وہ فریڈرک اعظم کی دعوت پر برلن گیا مگر ان دونوں شخصیتوں کا نباہ نہ ہوسکا اور 1753ء میں والٹیر فرانس واپس آگیا۔ 1755ء میں وہ جنیوا منتقل ہوگیا۔

مگر اس کی تلخ ترین جنگیں اور تصانیف ابھی باقی تھیں۔1762ء میں والٹیر نے یورپ میں مروجہ تقریری قوانین اور ان پر چرچ کی اجارہ داری کے خلاف ایک طویل جدوجہد کی۔ اس نے لوگوں میں بیداری کی لہر دوڑادی اور حکومتوں اور قانون دانوں پر گزشتہ آٹھ سوسالہ تعزیراتی قانون کی اصلاح کے کام پر توجہ دینی پڑی۔ والٹیر نے مطالبہ کیا کہ مذہب، سیاست اور قانون سے لاتعلق ہوجائے اور فقط روحانی امور کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔اس کے اس مطالبہ کا دشنام طرازی سے خیر مقدم کیا گیا مگر فتح بالآخر والٹیر کی ہی ہوئی۔

1777ء میں اسے اپنے آبائی شہر پیرس کو دیکھنے کی دوبارہ خواہش ہوئی اور واپس پیرس لوٹ آیا۔ پیرس اس کے خیر مقدم میں دیوانہ ہوگیا اور اسے وہ تمام مراتب عطا کئے گئے جن کا وہ مستحق تھا۔

مگر 30 مئی 1778ء کو جب اس کا انتقال ہوا تو ارباب کلیسا نے اسے دفن کرنے سے انکار کردیا۔مگر اس کے دوست اس کی لاش کسی نہ کسی طرح پیرس سے باہر لے گئے اور وہاں اس کے شایان شان تدفین کی۔

اس کے انتقال کے بعد اہل فرانس اپنی آزادی کی جدوجہد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور صرف 11 سال بعد ہی فرانس میں انقلاب برپا ہوگیا۔انقلاب فرانس کے بعد والٹیر کی لاش کو بصد عزت و احترام پیرس واپس لایا گیا اور وہاں اس کی شایان شان تدفین کی گئی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 21 نومبر

طلوع فجر	5:14
طلوع آفتاب	6:39
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:08

مطالبات تحریک جدید

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"اے مردو اور عورتو! تم تحریک جدید کے اغراض اور مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو اور انصار اللہ بن جاؤ۔ مجھے تم سے کوئی غرض نہیں۔ اگر تم میرے ان مطالبات پر عمل کرو گے تو اپنے خدا کو اپنے اوپر راضی کرلو گے اور اگر تم ان مطالبات پر عمل نہیں کرو گے تو اپنے خدا کو اپنے اوپر ناراض کرلو گے۔"

(انوار العلوم جلد 15 ص 167)

(مرسلہ: وکیل المال تحریک جدید)

GLICO INTERNATIONAL
Exports of Menicure
Dental and Surgical Instruments
Ugoki road Sialkot Pakistan Tel+92-52-3257796-97
Fax:# +92-52-3253897 Mob:0321-6142939,0300-9614083
Email: anjumjav@hotmail.com website: www.glicofutures.com
Pro. Anjum Javed

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

لاعلاج امراض کا علاج
ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد 31/55 علوم شرقی ربوہ
047-6212694/0334-6372030

فون آفس: 047-6215857
زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ
بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
گجر پراپرٹی سنٹر
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0300-7710731- 0345-7814216
0301-7970410

الشیئرز۔ اب اوربھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
بیج
جیولرز اینڈ بوتیک
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
047-6214510 / 049-4423173

جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
مین بازار نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا: شاہد مسعود اعوان
فون آفس: 0300-8180864-5745695

سپیشل آفر: /4800 میں مکمل ڈش بمعہ ریسیور دستیاب ہے
Dealer:Sony- Panasonic
Philips. Samsung, LG.
Nobel .Nokia, Samsung,
Sony, Ericson. Motorola
نیو محمود ٹیلی ویژن کمپنی
042-7355422-042-7125089-042-7211276
21۔ ہال روڈ۔ لاہور

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج ۔ فریزر ۔ واشنگ مشین
T.V ۔ گیزر ۔ ائرکنڈیشنر
سیلپٹ ۔ ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231680
7231681
7223204
طالب دعا: انعام اللہ
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پنیالہ گراؤنڈ لاہور
Email:ucpak@hotmail.com

احمدی احباب کیلئے
سپیشل شادی پیکج
جوسر بلینڈر
T.V ٹرالی
21" T.V LG/Samsung Flate
ڈبل ڈور فریج ڈیل لائف 12CFT
مائیکروویو اوون
سینڈوچ میکر
الیکٹرک استری
ڈبل واشنگ مشین
صرف 42,000 میں حاصل کریں
فری ہوم ڈیلیوری (لاہور میں)
اس کے علاوہ گیس اور الیکٹرک اپلائینسز کی مکمل ورائٹی کیلئے تشریف لائیں
042-5118557
042-5124127
پاکستان الیکٹرونکس
Mob:0321-4550127
26/2/C1 ٹاؤن شپ لاہور

Free Seminar on Study in United Kingdom
University of Wales Institute; Cardiff (UWIC), U.K
Please join us in the seminar and meet MR. Martyn Edwards to get admission at the spot for February 07 classes, on 21st November, Time 12:00 PM at Al-Rafi Banquet Hall, Rabwah, Factory Area (Phone. 6211584).
Detail of All programs specially MBA Program :-
MBA February 2007
KEY FEATURES OF THE MBA INCLUDE:
Competitively Priced Open to Fresh Graduates (with no work experience)
Open to candidates with no formal degree but work experience
Small Classes size Course fees include international study visits
OTHER COURSES AVAILABLE AT UWIC INCLUDE:
Accountancy Art & Design Biomedical Science Business Studies Economics Education Electronics Food Science & Technology
Hospitality Management IT & Computer Studies Leisure & Tourism Marketing Product & Engineering Design
Students are requested to bring all educational doucments in original + photocopy.
Farrukh Luqman
Education Concern®
(A British Council Authorized & Trained Representative)
829-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan.
Mobile# +92-301-4411770
Office# +92-42-51 77 124 / 516 23 10 Fax# +92-42-51 64 619
URL: www.educationconcern.com
Email:- farrukh@educationconcern.com

ڈاکٹرز پینل
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون نمبر: 047-6213944
پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر ماہر سرجن
بروز اتوار صبح 10:00 بجے تا 12:00 بجے
ڈاکٹر رشیدہ فوزیہ گائنی کالوجسٹ
روزانہ صبح 9:00 بجے تا 2:00 بجے دوپہر
ڈاکٹر مبارک احمد شریف فزیشن اینڈ سرجن
روزانہ صبح 9:00 بجے تا 2:00 بجے دوپہر
ماہر امراض جلد {سکن کلینک}
بروز سوموار صبح 10:00 بجے تا 1:00 بجے دوپہر
بذریعہ فون بھی Appointment لی جاسکتی ہے

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا:
دلہن جیولرز
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

ہرقسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد فون: 2632606-2642605

انگریزی ادویات ڈیگر جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

CPL-29FD

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 6213158 موبائل: 03336526292

گریس ایلومینیم
ہرقسم کی کھڑکیاں، دروازے، شاپ فرنٹ اینڈ بلائنڈز پورے پاکستان میں ایلومینیم سے متعلقہ کام کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
فون 042-5153706
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
موبائل 0321-4469866-0300-9477683